قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 13 مارچ 2021ء | 28 رجب 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:62

ارشاد باری تعالیٰ

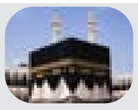

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

(العنکبوت 65)

ترجمہ :۔ اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ارشادات میں بہت جگہ پر تذکرۃ الاولیاء کے واقعات بھی بیان فرماتے ہیں، کئی جگہ ذکر آتا ہے۔ ایک مثال میں اس وقت تذکرۃ الاولیاء کی لیتا ہوں۔فضیل بن عیاض کے متعلق تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ’ہرات‘ میں کوئی قافلہ آ کرٹھہرا اور اس میں ایک شخص یہ آیت تلاوت کر رہا تھا کہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِاللّٰہِ (الحدید: 17) یعنی کیا اہل ایمان کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خوفزدہ ہو جائیں۔ اس آیت کا فضیل کے قلب پر ایسا اثر ہوا جیسے کسی نے تیر مار دیا ہو اور آپ نے اظہار تأسف کرتے ہوئے کہا کہ یہ غارتگری کا کھیل کب تک جاری رہے گا اور وقت آ چکا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں چل پڑیں۔لکھا ہے کہ یہ کہہ کر وہ زار و قطار روپڑے اور اس کے بعد سے ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ پھر ایک ایسے صحراء میں جانکلے جہاں کوئی قافلہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا اور اہل قافلہ میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ اس راستے میں فضیل ڈاکے مارتا ہے۔ لہٰذا ہمیں راستہ تبدیل کر دینا چاہئے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ اب قطعاً بےخوف ہو جاؤ۔ اس لئے کہ میں نے راہزنی سے توبہ کر لی ہے۔ پھر ان تمام لوگوں سے جن کو آپ سے اذیتیں پہنچی تھیں، معافی طلب کر لی۔ پھر یہی ڈاکے ڈالنے والے ’رحمۃ اللہ علیہ‘ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

(ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء از حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ صفحہ 75-74 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کی خشیت کا اعجاز کہ جب احساس ہو جائے تو ایک لمحے میں ایک عام انسان کو بلکہ بدترین انسان کو بھی جو اُس زمانے میں بدترین کہلاتا ہو، جس کو لوگ پسند نہ کرتے ہوں علماء کی صف میں لا کھڑا کر دیتا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے نام نہاد اور جبّہ پوش تکبر میں مارے ہوئے نظر آتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عام دنیا اُن کو بڑا نیک سمجھ رہی ہوتی ہے لیکن اُن میں خشیت نہیں ہوتی۔ اور جو انسانوں سے تکبر کرنے والے ہیں وہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں لئے ہوئے نہیں ہوتے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اگست 2012ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- دل عبادت سے چرانا، اور جنت کی طلب (منظوم)
- جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو
- ’’بنیادی مسائل کے جوابات‘‘
- فضائی تاریخ کی مہنگی ترین تلاش

فرمانِ رسول ﷺ

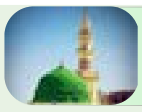

اللہ تعالیٰ اور انسانوں کی محبت کے حصول کا نسخہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الزھد باب بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

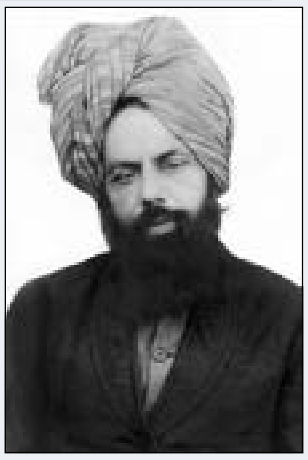

خوب یادرکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں

اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم وغم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبّر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہوسکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں اُن کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دُعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہوسکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

(تذکرۃ الشہادتین ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

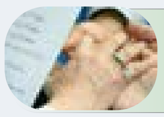

دربارِ خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی دعائیں کی ہیں، اتنے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

مسلمانوں کے جو بڑے بڑے علماء ہیں، سردار بنے پھرتے ہیں ان کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’اے مسلمانوں کے شیوخ اور رہنماؤ گواہ رہو کہ میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے اس سے تمہارے لئے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب! اے میرے رب! میری قوم کے بارہ میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارہ میں میرے تضرعات کو سن۔ میں تیرے نبی خاتم النبییّن وشفیع المذنبین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ اے میرے رب! انہیں ظلمات سے اپنے نور کی طرف نکال اور دوریوں کے صحراء سے اپنے حضور میں لے آ۔ اے میرے رب! ان لوگوں پر رحم کر جو مجھ پر لعنت ڈالتے ہیں اور اپنی ہلاکت سے اس قوم کو بچا جو میرے دونوں ہاتھ کاٹنا چاہتے ہیں۔ ان کے دلوں کی جڑوں میں ہدایت داخل فرما۔ ان کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما۔ انہیں بخش دے اور انہیں معاف فرما۔ ان سے صلح فرما۔ انہیں پاک وصاف کر اور انہیں ایسی آنکھیں دے جن سے وہ دیکھ سکیں اور ایسے کان دے جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل دے جن سے وہ سمجھ سکیں اور ایسے انوار عطا فرما جن سے وہ پہچان سکیں۔ اور ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اس سے درگزر فرما کیونکہ یہ ایسی قوم ہیں جو جانتے نہیں۔ اے میرے رب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ اور ان کے بلند درجات اور راتوں کے اوقات میں قیام کرنے والے مومنین اور دوپہر کی روشنی میں غزوات میں شریک ہونے والے نمازیوں اور جنگوں میں تیری خاطر سوار ہونے والے مجاہدین اور ام القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرنے والے قافلوں کا واسطہ! تو ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان صلح کروا۔ تو ان کی آنکھیں کھول دے اور ان کے دلوں کو منور فرما۔ انہیں وہ کچھ سمجھا جو تو نے مجھے سمجھایا ہے اور ان کو تقویٰ کی راہوں کا علم عطا کر۔ جو کچھ گزر چکا وہ معاف فرما۔ اور آخر میں ہماری دعا یہ ہے کہ تمام تعریفیں بلند آسمانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہیں۔‘‘

(ترجمہ از عربی عبارت۔ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 23,22)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی دعائیں کی ہیں، اتنے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی، پھر بھی یہ قوم کو برائیوں اور بگاڑ کی طرف لیتے چلے جارہے ہیں۔ اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ جو تقدیر چلاتا ہے اور جو اس کا منطقی نتیجہ نکلنا چاہئے وہ نکلے گا انشاء اللہ۔ لیکن ہمیں بہرحال دعا کرنی چاہئے، اگر ان کے لئے اصلاح مقدر ہے تو اللہ تعالیٰ جلد ان کی اصلاح فرمائے تا کہ یہ مزید گناہوں سے بچ جائیں اور قوم مزید بگڑنے سے محفوظ رہے۔ ورنہ ایسے لوگ جو سردار ہیں، جنہوں نے قوم میں تفرقہ پیدا کیا ہوا ہے ان کو پھر اللہ تعالیٰ خود نپٹے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعاؤں کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ’’ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے۔ ہر ایک امر کے لئے کچھ آثار ہوتے ہیں اور اس سے پہلے تمہیدیں ہوتی ہیں۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بھلا اگر ان کے خیال کے موافق یہ زمانہ ان کے دن پلٹنے کا ہی تھا اور مسیح نے آ کر ان کو سلطنت دلانی تھی تو چاہئے تھا کہ ظاہری طاقت ان میں جمع ہونے لگتی، ہتھیار ان کے پاس زیادہ رہتے، فتوحات کا سلسلہ ان کے واسطے کھولا جاتا۔ مگر یہاں تو بالکل ہی برعکس نظر آتا ہے۔ ہتھیار ان کے ایجاد نہیں، ملک و دولت ہے تو اوروں کے ہاتھ ہے، ہمت و مردانگی ہے تو اوروں میں۔ یہ ہتھیاروں کے واسطے بھی دوسروں کے محتاج۔ دن بدن ذلت اور ادبار ان کے گرد ہے۔ جہاں دیکھو، جس میدان میں سنو انہیں کو شکست ہے۔ بھلا کیا یہی آثار ہوا کرتے ہیں اقبال کے؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ابھی تو ان کی خود اپنی حالت ایسی ہے اور بے دینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا ہے کہ قابل عذاب اور مورد قہر ہیں۔ پھر ایسوں کو کبھی تلوار ملی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بناویں اور دعا میں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے، نہ اپنی کوششوں سے۔ اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے، نہ قوت بازو سے۔ یہ اس لئے ہے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی... اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہو گی۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 191,190 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس آدم ثانی کے بقیہ صفحہ 5 پر

دل عبادت سے چرانا، اور جنت کی طلب

دل عبادت سے چرانا، اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب

حشر تک دل میں رہے اس سرو قامت کی طلب
یہ طلب ہے اپنی یارب! کس قیامت کی طلب

ہو مبارک خضرؑ کو سر چشمۂ آبِ بقا
ہے ہمیں آب دمِ تیغِ شہادت کی طلب

بڑھ گئی ہے عشق میں حرص اس قدر اپنی کہ
غم پہ غم کی آرزو حسرت پہ حسرت کی طلب

جو حلاوت زندگی کی چاہتا ہے چرخ سے
کاسۂ زہراب سے کرتا ہے شربت کی طلب

ہو کے دل غمزہ کا بسملِ ناز پر دیتا ہے دم
کرتا ہے آفت طلب آفت پہ آفت کی طلب

یاد ہیں صلب و شکم کی پہلی دونوں منزلیں
یاں کہاں وسعت کہ تُو کرتا ہے راحت کی طلب

گر گلستاں جہاں میں تنگ ہے تو غنچہ وار
کر کشادہ دل سے اپنے ذوقِ وسعت کی طلب

ابراہیم ذوق

اداریہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پنجابی زبان میں الہام ہے۔ اس کے متعلق آپ علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طور پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا:۔

''جے تُوں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو''

(تذکرہ طبع چہارم ص 390)

اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔ اگر آپ میرے ہو جائیں گے تو پھر تمام دنیا تمہاری ہو گی۔ اس حوالہ سے ایک آرٹیکل (اداریہ) خاکسار نے ''خدا داری چہ غم داری'' کے حوالہ سے بھی تحریر کیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں جو انسان بھی اپنے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنا بنا لیتا ہے تو نہ صرف فلاح پاتا ہے بلکہ اُسے ایسے ایسے انعامات و افضال سے نوازا جاتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ جتنے انبیاء، اولیاء، قطب و ابدال اور مجددین گزرے ہیں ان کی سوانح حیات پر نظر دوڑائیں تو سب اللہ والے تھے اور اللہ اُن کا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الہام سے اگر مذہبی تاریخ کے تناظر میں حضرت مسیح موعودؑ کی پاکیزہ زندگی کا احاطہ کریں تو جماعت احمدیہ کی 132 سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ خدا نے کبھی، کسی موقع پر، کسی موڑ پر آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ آپؑ قادیان میں اکیلے تھے۔ آپؑ کو اِنِّی مَعَكَ وَمَعَ اَھْلِكَ (، تذکرہ صفحہ 624) اِنِّی مَعَكَ یَآ اِبْرَاھِیْم (تذکرہ صفحہ 624) کے الہام کثرت سے ہوئے۔ اور اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ (تذکرہ صفحہ 345) اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ (تذکرہ صفحہ 615) کے الہامات میں ان احادیث کی ترجمانی کی گئی ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا۔ نیز ''سب جگ تیرا ہو'' کی عملی تصویر ان الہامات سے عیاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

- یہ زمین تیری اور تیرے مریدوں کی ہے۔

(تذکرہ ص 687)

- میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں

(تذکرہ ص 630)

- اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

(تذکرہ ص 638)

- اور پیغمبر ﷺ نے فرمایا:۔ یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں

(تذکرہ ص 653)

گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کے وعدے اس پیار و محبت کی وجہ سے کئے جو آپؑ کو اپنے اللہ سے تھی۔ آج کروڑوں مخلصین آپؑ کے اور آپؑ کے خلفاء کے قدم چوم رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کو بڑی بڑی پارلیمنٹس تک رسائی ہوتی ہے اور آنحضور ﷺ کے حقیقی فرزند حضرت مسیح موعودؑ کی آواز دنیا تک پہنچی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الہامات کو اگر مذہبی تاریخ کے تناظر میں دیکھیں تو اس بات سے انکار نہیں کہ اس الہام کے مخاطب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو ہیں ہی۔ آپ کے ماننے والے، آپ کے پرستار بھی مخاطب ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے اللہ کے ہو جانے کے عوض ساری دنیا آپؑ کے قدموں میں ڈال دی گئی۔ اور آپؑ کے ماننے والے جماعت احمدیہ کے افراد میں سے جو جو اللہ کا ہو گیا اور جس جس نے اپنے اللہ سے محبت و پیار اور عشق کی پینگیں بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو اکیلا نہیں چھوڑا۔ آج جماعت احمدیہ کے افراد کے نفوس و اموال میں برکات کا احاطہ کریں تو سیدنا مسیح موعودؑ کے دَور میں تندور پر روٹی لگانے والا فرد جس نے چند روپے اشاعت اسلام اور اعلائے کلمتی اللہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو پیش کئے آپ ان کا نام تا ابد رہنے والی اپنی کتابوں میں محفوظ کر گئے آج ان کی نسل دنیا کے کونے کونے میں پھیلی اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضائل سے نہ صرف خود فائدہ اُٹھا رہی ہے بلکہ اپنی انکم اور جائیداد کا ایک بہت بڑا حصّہ جماعت کو بطور چندہ دے رہی ہے اور ان ہی فی اللہ کی مالی قربانیوں سے جماعت ایک مضبوط اور تناور درخت بن کر اُبھری ہے۔ جس کو حوادث زمانہ، مخالفت کی آندھیاں نہ ہلا سکیں بلکہ شجرہ طیبہ کی طرح اس درخت کی جڑیں زمین میں پیوست ہوتی گئیں اور شاخیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ جبکہ اس کے بالمقابل مخالفین کے لئے زمین تنگ ہوتی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل آیت 63 میں فرمایا ہے کہ جو شخص مضطر ہو کر اللہ کو پکارے گا تو اللہ اُن کی بے قراری کی دعا قبول کرتا ہے۔ ان کی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ اور انہیں زمین کا وارث بناتا ہے۔

- ایک بدّو نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے بدو سے پوچھا کہ تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ بدّو نے جواب دیا کہ ''صرف اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ محبت'' تب آنحضورؐ نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کہ تجھے اس کا ساتھ نصیب ہو گا جس سے تجھے محبت ہے۔

(بخاری کتاب الدسیباب علامۃ حُبّ اللہ عزوجّل حدیث نمبر 6168)

یہ حدیث آج کے زیر بحث عنوان کی تائید کر رہی ہے کہ اگر کسی کو اللہ سے محبت ہے تو محمد ﷺ کی رفاقت نصیب ہو گی۔ اور جس کو محمدؐ کی رفاقت نصیب ہو جائے تو سارا جگ مل گیا۔

- اسی طرح ایک اور حدیث میں بھی یہی مضمون ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ جس میں درج ذیل تین باتیں ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ ان میں سے دو کا تعلق آج کے عنوان سے ہے۔

I. اللہ اور اُس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔

II. وہ صرف اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرے

(بخاری کتاب۔ الایمان باب من کرۃ ان یعودَ فی الکفر حدیث نمبر 21)

- اسی تسلسل میں ایک بہت اہم حدیث کا تذکرہ کر کے نفس مضمون کو آگے بڑھاؤں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں دل میں یاد کروں گا۔ اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ ایک بالشت بھر میری جانب آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھاؤں گا، اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب فی حسن الظنّ باللہ حدیث نمبر 3603)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تو اپنے خدا کو مل چکے تھے اور خدا بھی اُن کا ہو چکا تھا۔ آپؑ اپنی جماعت کے دوستوں کو بھی ایسا دیکھنا چاہتے تھے۔ آپؑ نے ایک جگہ اپنے متبعین کو مخاطب ہو کر فرمایا:۔ ولی بنو، ولی پرست نہ بنو۔ ولی کے معانی دوست کے ہوتے ہیں یعنی اللہ کے ایسے دوست بنو کہ تم اس سے ایسی محبت کرنے والے ہو جو کسی اور نے نہ کی ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے رمضان کے خطبات میں بارہا یہ واقعہ سنایا ہے کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے اپنا دربار، درباریوں کے لئے کھولتے ہوئے یہ کہا کہ آپ کو دربار میں جو جو چیز پسند آئے اس پر ہاتھ رکھ کر مل لو اور اُسے لے جاؤ۔ ایک بوڑھا شخص آہستہ آہستہ دربار میں بیٹھے بادشاہ کی طرف بڑھنے لگا اور بادشاہ کے قریب پہنچ کر اُسے ہاتھ لگا کر بولا ''میں نے بادشاہ کو مل لیا ہے'' اور جس نے بادشاہ کو مل لیا سب جگ اس کا ہو گیا۔ یہ تو دنیاوی بادشاہ تھا اور جو شخص اس دنیا کے بادشاہوں کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کو مل لے اُس کا ہو جائے تو سب جگ اُس کا ہو جاتا ہے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہ جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی تو اپنے خدا کو جوانی سے ہی مل لیا تھا۔ جب آپ کے والد محترم نے ایک سکھ کے ذریعہ آپ کو پیغام بھجوا کر کہلا بھیجا کہ آج کل ایک ایسا بڑا افسر برسر اقتدار ہے جس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں اسلئے اگر تمہیں نوکری کی خواہش ہو تو میں اس افسر کو کہہ کر تمہیں اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ آپؑ نے اس کے جواب میں بلا توقف فرمایا کہ حضرت والد صاحب سے عرض کر دو کہ میں ان کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں مگر ''میری نوکری کی فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں''

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 43)

جب یہ پیغام اس سکھ کے ذریعہ آپؑ کے والد محترم کو ملا تو فرمایا:۔ اچھا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ ''میں نوکر ہو چکا ہوں تو پھر ٹھیک ہے اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا''۔

اور جب آپؑ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ کی وفات کی وجہ سے آپؑ کو فکر دامن گیر ہوئی تو اسلام کے خدا نے ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کی نوید سنائی (تذکرہ ص 20)

حضرت مرزا بشیر احمدؓ فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے اور بعض اوقات قسم کھا کر بیان فرماتے تھے کہ یہ الہام اس شان اور اس جلال کے ساتھ نازل ہوا کہ میرے دل کی گہرائیوں میں ایک فولادی میخ کی طرح پیوست ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں میری کفالت فرمائی کہ کوئی باپ یا کوئی رشتہ دار یا کوئی دوست کیا کر سکتا ہے اور فرماتے تھے کہ اس کے بعد مجھ پر خدا کے وہ متواتر احسان ہوئے کہ ناممکن ہے کہ میں ان کا شمار کر سکوں۔ بلکہ ایک جگہ اس خدائی کفالت کا ذکر کرتے ہوئے انتہائی شکر کے انداز میں فرماتے ہیں کہ:۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ، کَانَ اُکْلِیْ ۔۔۔ وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 596)

''یعنی ایک زمانہ تھا کہ دوسروں کے دسترخوانوں سے بچے ہوئے ٹکڑے میری خوراک ہوا کرتے تھے۔ مگر آج خدا کے فضل سے میرے دسترخوان پر خاندانوں کے خاندان پل رہے ہیں۔''

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے میرے بدخواہ! کرنا ہوش کر کے مجھ پر وار

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

’’بنیادی مسائل کے جوابات‘‘

قسط نمبر 8

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ خاکسار کی ملاقات مؤرخہ 13 دسمبر 2020ء میں آنحضور ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف روایات پر غور و خوض فرمانے اور اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ملاحظہ فرمانے کے بعد اس مسئلہ پر راہنمائی فرماتے ہوئے درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:۔

جواب: آنحضور ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کے عمر کے بارہ میں تاریخ و سیرت اور تفسیر و حدیث کی کتب میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ کے ساتھ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر 6 سال سے لیکر 16 سال اور رخصتی کے وقت 9 سال سے 19 سال تک لکھی گئی ہے۔

اگرچہ صحاح ستہ کی روایات جن میں صحیح بخاری کی روایات بھی شامل ہیں، میں حضرت عائشہؓ کی عمر نکاح کے وقت چھ سال اور شادی کے وقت نو سال بیان ہوئی ہے۔ لیکن اگر ان روایات کو درایت و روایت کے اصولوں پر پرکھا جائے تو حضرت عائشہؓ کی عمر کے بارہ میں مروی یہ روایات ثقاہت کے معیار سے نیچی ٹھہرتی ہیں۔

اس حوالہ سے صحاح ستہ میں بیان 21 روایات میں سے 14 روایات ہشام بن عروہ سے مروی ہیں اور باقی روایات ابو عبیدہ، ابوسلمہ اور اسود سے مروی ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ تاریخ وسیرت کے اس نہایت مشہور اور اہم واقعہ کو کسی جلیل القدر صحابی نے بیان نہیں کیا۔

حضرت عائشہؓ کی کم عمری میں شادی سے متعلق روایت پہلی بار 185ہجری میں منظر عام پر آئی جبکہ اس مضمون کی اکثر روایات کے راوی ہشام اور عروہ کو وفات پائے ایک عرصہ گزر چکا تھا۔ مزید یہ کہ ہشام اور عروہ جن کی زندگی کا زیادہ عرصہ مدینہ میں گزرا، اور مدینہ کے نامور محدث، امام مالکؒ ان (ہشام بن عروہ) کے ایک مایہ ناز شاگرد تھے، اس کے باوجود آپ کی تالیف کردہ کتاب موطا امام مالک میں اس روایت کا کوئی ذکر نہیں۔ اپنی عمر کے آخری حصہ میں ہشام بن عروہ جبکہ نابینا ہو چکے تھے، حافظہ کمزور ہو گیا تھا، (جرح و تعدیل کے ماہرین کے مطابق) انہیں وہم اور نسیان کے امراض لاحق ہو چکے تھے اس وقت جب وہ کوفہ چلے گئے تو وہاں انہوں نے پہلی مرتبہ یہ روایت بیان کی اور جس شخص سے روایت بیان کی اس نے بھی ان کی وفات کے بعد قریباً چالیس سال کا مزید انتظار کیا اور پھر اس روایت کو بیان کیا تا کہ کسی قسم کی تائید و تردید کا سوال ہی نہ اٹھ سکے۔

پس مدینہ میں رہتے ہوئے ہشام کا یہ روایت بیان نہ کرنا اور ان کی وفات کے کئی سال بعد تالیف ہونے والی کتاب میں اس کا بیان اس روایت کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔ یہ امکان ہے کہ خاندان اہلبیت اور خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہؓ کے کردار کو نشانہ بنانے کی خاطر یہ روایت گھڑی گئی ہو۔ تا کہ ثابت کیا جا سکے کہ وہ زوجہ مطہرہ جس کے بارہ میں حضور ﷺ کا فرمان تھا کہ اس سے دین سیکھو، اس کی حضور ﷺ سے کم عمری میں شادی جبکہ وہ ابھی سہیلیوں اور گڑیوں سے کھیلتی تھی نیز ابھی وہ اپنے بچپن میں ہی تھی کہ حضور ﷺ کی وفات ہو گئی، اس سے کیا دین سیکھا جا سکتا ہے؟

پھر صحیح بخاری جس میں یہ روایات بیان ہوئی ہیں، خود اس کے اندر حضرت عائشہؓ کے نکاح کے بارہ میں روایات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے تین سال بعد حضور ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہؓ حضور ﷺ کے مدینہ جانے سے تین سال پہلے فوت ہوئیں۔ پھر حضور ﷺ دو برس یا اس کے قریب قریب ٹھہرے اور پھر حضرت عائشہ سے نکاح کیا۔

پس باوجود اس کے کہ احادیث جمع کرنے والوں نے نہایت احتیاط کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیا ہے لیکن پھر بھی اس میں غلطی اور ظن کا پہلو بہرحال موجود ہے کیونکہ یہ کام حضور ﷺ کی وفات کے قریباً ڈیڑھ دو سو سال بعد شروع ہوا جبکہ مسلمانوں کے کئی فرقے بن چکے تھے اور کئی قسم کے اختلافات ان میں پیدا ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیگر معاملات کی اصلاح کی طرح اس مسئلہ کا بھی نہایت احسن انداز میں حل فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

’’گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف، آنحضرت ﷺ کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔ اُس وقت احادیث جمع کرنے کا وقت تھا۔ گو انہوں نے سوچ سمجھ کر احادیث کو درج کیا تھا مگر پوری احتیاط سے کام نہیں لے سکے۔ وہ جمع کرنے کا وقت تھا لیکن اب نظر اور غور کرنے کا وقت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 471، 472 ایڈیشن 1984ء)

حضرت عائشہؓ کی عمر کے مسئلہ کا جب ہم ایک دوسرے زاویہ سے جائزہ لیتے ہیں تو تاریخ وسیرت کی کتب میں ہمیں یہ بات بھی پتہ چلتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی چاروں اولاد (حضرت عبداللہ، حضرت اسماء، حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عائشہ) حضور ﷺ کی بعثت سے قبل پیدا ہو چکے تھے اور سیرت نگاروں کی مرتب کردہ ابتدائی مسلمانوں کی فہرست میں حضرت عائشہ کا نام بھی شامل ہے، اگر حضرت عائشہ کی پیدائش نبوت کے پانچویں سال میں ہوئی تھی تو آپ کا نام ابتدائی مسلمانوں کی فہرست میں کیسے شامل ہو گیا؟

مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت اسماء حضرت عائشہ سے دس سال بڑی تھیں اور ہجرت کے وقت حضرت اسماء کی عمر 27 سال تھی۔ اس حساب سے بھی حضرت عائشہؓ کا سن پیدائش 4 قبل نبوت بنتا ہے۔ اور اگر آپ کا نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا تھا تو اس وقت آپ کی عمر 14 سال بنتی ہے۔

غزوہ احد جو کہ 2 ہجری میں ہوئی اس کے بارہ میں صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ اور حضرت ام سلیمؓ پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر لاد کر لاتیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں۔ اگر حضرت عائشہؓ کی عمر اتنی ہی چھوٹی تھی کہ وہ ایک کم سن بچی تھیں تو وہ اپنی پیٹھ پر پانی سے بھری مشکیں لاد کر کس طرح دوڑ، دوڑ کر میدان جنگ میں زخمیوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دے سکتی ہیں۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ 2 ہجری میں آپ کی عمر اتنی بہرحال تھی کہ آپ میدان جنگ میں اس قسم کا بھاری کام کر سکتی تھیں۔

تاریخ کی کتب میں یہ حقیقت بھی موجود ہے کہ حضرت عائشہؓ کی آنحضور ﷺ سے شادی سے پہلے جبیر بن مطعم سے منگنی ہوئی تھی۔ اس وقت میں آپ کی منگنی کا ہونا بتاتا ہے کہ آپ کی عمر چھ سال نہیں تھی، خصوصاً اس لئے بھی کہ جب حضور ﷺ کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضرت عائشہ کیلئے رشتہ کا پیغام ملا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جبیر بن مطعم سے حضرت عائشہؓ کی رخصتی لینے کے بارہ میں دریافت کیا۔ اس طرف سے انکار پر وہ رشتہ ختم ہو گیا اور پھر حضور ﷺ سے حضرت عائشہؓ کا نکاح عمل میں آیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا جبیر بن مطعم سے رخصتی کا کہنا ثابت کرتا ہے کہ حضرت عائشہ کی عمر اس وقت چھ سال ہرگز نہیں تھی بلکہ آپ اس وقت بھی شادی کی عمر کو پہنچ چکی تھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے محققانہ انداز کے مطابق حضرت عائشہؓ کی عمر کے بارہ میں مروی روایات کا بنظر غور جائزہ لینے کے بعد جو نتیجہ نکالا ہے اس کے مطابق آپ نے شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر تیرہ چودہ سال قرار دی ہے اور یہی درست عمر ہے۔ اس لحاظ سے آنحضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اکیس بائیس سال بنتی ہے جو دینی علم کے حصول کی تکمیل اور آگے لوگوں کو تعلیم دینے کی بہترین عمر بنتی ہے۔

اس زمانہ کے حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عائشہ کی آنحضور ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت آپ کی نو برس عمر کے متعلق روایات کو کلیۃً ردّ فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک معاند اسلام پادری فتح مسیح کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’آپ نے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کر کے نو برس کی رسم شادی کا ذکر لکھا ہے۔ اول تو نو برس کا ذکر آنحضرت ﷺ کی زبان سے ثابت نہیں اور نہ اس میں کوئی وحی ہوئی اور نہ اخبار متواترہ سے ثابت ہوا کہ ضرور نو برس ہی تھے۔ صرف ایک راوی سے منقول ہے۔‘‘

(نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 377)

اسی طرح ایک اور جگہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’حضرت عائشہؓ کا نو سالہ ہونا تو صرف بے سروپا اقوال میں آیا ہے۔ کسی حدیث یا قرآن سے ثابت نہیں۔‘‘

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 64)

پس خلاصہ کلام یہ کہ ایسی تمام روایات جن میں شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر نو سال بیان ہوئی ہے محل نظر ہیں۔ ان روایات میں یا تو راویوں کو سہو ہوا ہے یا بعد میں آنے والے رایوں نے اپنی طرف سے ان میں اضافہ کر دیا ہے۔ تاریخ وسیرت کی کتب پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی شادی کے وقت ایک معقول عمر تھی، جس عمر میں قریش عموماً اپنی بچیوں کی شادیاں کیا کرتے تھے۔ یہ شادی اس وقت عرب کے ماحول میں نہ تو کوئی خاص قابل ذکر استثناء لئے ہوئے تھی اور نہ ہی ایسی قابل اعتراض کیفیت اس میں تھی کہ منافقین و کفار اس پر اعتراض یا طعن وتشنیع یا حیرت و استعجاب کی انگلی اٹھاتے۔

سوال:۔ اسی طرح ایک اور مسئلہ کہ »اگر امام کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کو کس طرح نماز پڑھنی چاہیئے؟« کے بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رہنمائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

جواب:۔ احادیث میں اس بارہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ حضور

ﷺ کے اسوہ کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ اور حضرت انسؓ سے مروی احادیث میں ذکر ہے کہ حضور ﷺ اپنے اوائل زمانہ میں ایک مرتبہ گھوڑے سے گر گئے اور حضور ﷺ نے نماز بیٹھ کر پڑھائی، صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اشارہ سے بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا اور نماز کے بعد انہیں فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جس طرح وہ نماز پڑھے اسی طرح تم نماز پڑھو۔

لیکن حضور ﷺ کی آخری بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا، آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو نماز کی امامت کا ارشاد فرمایا اور پھر جب حضور ﷺ کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تو آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے اور حضرت ابو بکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس وقت حضرت ابو بکرؓ اس نماز میں حضور ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے۔

دراصل لوگ بھی حضور ﷺ کی ہی اقتداء کر رہے تھے۔ لیکن علالت کی وجہ سے حضور ﷺ چونکہ بلند آواز میں تکبیر وغیرہ نہیں کہہ پا رہے تھے، اس لئے حضرت ابو بکرؓ مکبر کے طور پر حضور ﷺ کی آواز آگے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

یہاں یہ بات بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ حضور ﷺ کا حضرت ابو بکرؓ کے بائیں طرف بیٹھنا بتاتا ہے کہ حضور ﷺ اس نماز میں امام تھے، کیونکہ امام بائیں طرف ہوتا ہے اور مقتدی دائیں طرف۔ چنانچہ اس بارہ میں بھی ہمیں حضور ﷺ کی سنت ملتی ہے کہ ایک موقعہ پر جب کہ حضور ﷺ تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے تو حضرت ابن عباسؓ بعد میں نماز میں شامل ہو کر آپ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو حضور ﷺ نے انہیں سر سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔

حضرت امام بخاری نے اپنے استاد حمیدی کا اس بارہ میں قول درج کیا ہے کہ حضور ﷺ کا پہلا ارشاد یہی تھا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھیں۔ لیکن بعد میں حضور ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کی اقتداء میں صحابہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور آپ نے انہیں بیٹھنے کا ارشاد نہیں فرمایا۔ اور چونکہ حضور ﷺ کے آخری فعل سے سند لی جاتی ہے اور حضور ﷺ کا آخری فعل یہی ہے کہ اگر امام اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

’’چونکہ مجھے نقرس کا دورہ ہے۔ اس لئے میں خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر نہیں پڑھا سکتا۔ اسی طرح نماز بھی کھڑے ہو کر نہیں پڑھا سکتا۔ رسول کریم ﷺ کا ابتداء میں یہ حکم تھا کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کریں لیکن بعد میں خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت آپ نے اس حکم کو بدل دیا اور فرمایا کہ اگر امام کسی معذوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی نہ بیٹھیں بلکہ وہ کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کریں۔ پس چونکہ میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتا اس لئے میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں گا اور دوست کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل لاہور 03 جولائی 1951ء صفحہ 3)

پس اگر امام اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔

سوال:۔ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے صحیح بخاری کی شرح میں عورتوں کے بھی مردوں کی طرح نماز باجماعت کیلئے مسجد میں آنے کو فرض قرار دیا ہے۔ حضور بھی خواتین کو اس طرف توجہ دلائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 26 نومبر 2018ء میں درج ذیل جواب عطاء فرمایا:۔

جواب:۔حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے اپنی اس شرح میں سورۃ الاحزاب کی آیت وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ سے عورتوں کیلئے مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنے کا جو استدلال کیا ہے وہ ان کی ذوقی تشریح ہے جو اسلام کے چودہ سو سالہ تعامل، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تشریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قیام نماز کی مختلف تشریحات بیان فرمائی ہیں جن میں مسجد میں پانچ وقت حاضر ہو کر نماز باجماعت ادا کرنا بھی شامل ہے لیکن یہ تشریح صرف مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کیلئے قیام نماز کا مطلب اپنے گھروں میں وقت مقررہ پر پانچ نمازوں کو کامل شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ لیکن اگر کوئی خاتون مسجد میں آکر ان نمازوں کی ادائیگی کرنا چاہے تو اسلام نے اسے منع بھی نہیں کیا جیسا کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین مساجد میں آکر نمازیں ادا کیا کرتی تھیں۔ لیکن حضور ﷺ نے خواتین کیلئے زیادہ یہی پسند فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ان نمازوں کی ادائیگی کریں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:۔

صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ)

یعنی عورت کی نماز اپنے کمرہ میں اپنے گھر سے بہتر ہے اور اپنی کوٹھڑی میں اس کی نماز اپنے کمرہ میں نماز سے بہتر ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:۔

لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان)

یعنی اگر نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ صورتحال ہوتی جو عورتوں نے اب نئی پیدا کر لی ہے تو آپؐ ان کو مسجد آنے سے ضرور روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

پس احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے گھروں میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر اور افضل ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ گھروں میں بھی صحن یا کھلی جگہ جہاں پر لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے وہاں وہ نماز نہ پڑھے۔ گویا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے حجرے میں نماز پڑھے۔ کجا یہ کہ اسے یہ کہا جائے کہ مسجد میں جا کے نماز پڑھو۔ اس لئے عورت کیلئے گھر میں نماز پڑھنا بہر حال بہتر ہے اور اس کیلئے مسجد میں جانا ضروری نہیں ہے۔

اُس زمانہ میں چونکہ عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں۔ مرد آگے ہوتے تھے۔ اور ان کیلئے آجکل کی طرح باقاعدہ کوئی Enclosure تو ہوتا نہیں تھا اس لئے ہوسکتا ہے کہ مرد آتے جاتے عورتوں کو دیکھ لیتے ہوں تو اس وجہ سے بھی انہیں گھروں میں نماز پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ اس صورت میں ایسی احادیث اگرچہ اُس زمانہ کے لحاظ سے تھیں لیکن آجکل بھی عورتوں کیلئے بہتر یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں جانے کی بجائے اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔ کیونکہ پہلے بیان کردہ دو احادیث واضح طور پر اس کی تائید کرتی ہیں کہ عورتیں گھروں میں نماز پڑھیں۔

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں حتی المقدور اپنی کوششیں کرنے والے بن سکیں۔

(خطبہ جمعہ 13/ اکتوبر 2006ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی غیرت رسول ﷺ کا نمونہ

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور احترام اور آپؐ کا اس بارے میں معیار کیا تھا اور ردّعمل کس طرح ہوتا تھا اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ لیکھرام کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ لاہور یا امرتسر کے سٹیشن پر تھے کہ پنڈت لیکھرام بھی وہاں آیا اور اس نے آپ کو آ کر سلام کیا۔ چونکہ پنڈت لیکھرام آریہ سماج میں بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے اس لئے جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھے وہ بہت خوش ہوئے کہ لیکھرام آپ کو سلام کرنے آیا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی۔ اور جب یہ سمجھ کر کہ شاید آپ نے دیکھا نہیں کہ پنڈت لیکھرام صاحب سلام کر رہے ہیں آپ کو اس طرف توجہ دلائی گئی تو آپ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ اسے شرم نہیں آتی کہ میرے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے آ کر سلام کرتا ہے۔ گویا آپ نے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ کی کہ لیکھرام آیا ہے۔ لیکن عام لوگوں کے نزدیک یہی بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے کہ کسی بڑے رئیس یا لیڈر سے ان کو ملنے کا اتفاق ہو جائے۔ چنانچہ جب کوئی ایسا شخص ان کے پاس آتا ہے وہ بڑی توجہ سے اس سے ملتے ہیں لیکن اگر کوئی غریب آ جائے تو پرواہ بھی نہیں کرتے۔‘‘

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 161)

اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ نے اس طرح بھی فرمایا کہ آریوں میں لیکھرام کی جو عزت تھی اس کی وجہ سے بڑے بڑے لوگ ان سے ملنا اپنی عزت سمجھتے تھے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کی غیرت دیکھئے کہ پنڈت صاحب خود ملنے کے لئے آتے ہیں مگر آپ فرماتے ہیں کہ میرے آقا کو گالیاں دینا چھوڑ دے تب ملوں گا۔‘‘

(ماخوذ از تقریر سیالکوٹ۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 114)

یہاں اس واقعہ میں جہاں غیرت رسول کا پتا چلتا ہے وہاں یہ بھی سبق ہے کہ صرف بڑے لوگوں کو اس وجہ سے سلام کر دینا کہ وہ بڑے ہیں اور ہماری عزت قائم ہو گی کافی نہیں بلکہ غریب کی عزت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اور اصل چیز غیرت دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بڑا آدمی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط الفاظ میں کچھ کہتا ہے تو چاہے وہ کتنا بڑا ہو اس کو اہمیت دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(خطبہ جمعہ 23/ جنوری 2015ء)

ترجمہ و تلخیص: مدثر ظفر

فضائی تاریخ کی مہنگی ترین تلاش

ملائیشیا ایئر کی فلائٹ MA 370 اپنے طے شدہ معمول کے مطابق 8 مارچ 2014 کو کوالالمپور ملائیشیاء سے 12:35 am پر روانہ ہو کر 6:30 am بیجنگ (چائنا) میں لینڈ کرنا تھی۔ لیکن یہ فلائٹ بیجنگ نہیں پہنچی۔ آج جب اس کو چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے ہمیں طیارے کی پر اسرار گمشدگی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں گیا اور اس کے ساتھ کیا ہوا۔ تمام تر حاصل شدہ معلومات اور ریکارڈ کے مطابق فلائٹ 370 کا سانحہ ایوی ایشن تاریخ کا پر اسرار ترین واقعہ ہے۔ اکیسویں صدی میں جہاں انسان کو اپنی جدید ایجادات کی بدولت ہر طرح کی سہولیات حاصل ہیں یہ امر قابل افسوس ہے کہ مسافروں سے بھرا ایک جہاز یوں غائب ہو کہ اس کا سراغ تک نہ مل سکے۔

ابتدائی معلومات

فلائٹ 370 روزانہ کی بنیاد پر کوالالمپور سے بیجنگ تک چلنے والی دو پروازوں میں سے ایک تھی۔ یہ رات بارہ بجے کولالمپور سے روانہ ہو کر صبح ساڑھے چھ بجے بیجنگ میں اترتی تھی۔ پرواز کا کل دورانیہ پانچ گھنٹے چونتیس منٹ تھا۔ 8 مارچ 2014 کو اڑان بھرنے سے قبل جہاز میں ساڑھے سات گھنٹوں کی پرواز کے لیے ایندھن موجود تھا جو کوالالمپور سے بیجنگ پرواز کے لیے درکار ایندھن سے کافی زیادہ تھا۔

جہاز گیارہ سال پرانا تھا اور ماضی میں کسی حادثہ کا شکار نہیں ہوا تھا۔

جہاز میں بارہ عملے کے ارکان موجود تھے جو تمام ملائیشین شہری تھے۔

جہاز کو ترپن (53) سالہ پائلٹ ظہیر احمد شاہ اڑا رہے تھے جہنوں نے 1981 میں ملائیشیا ایئر لائن کو جوائن کیا تھا۔ ظہیر احمد شاہ اٹھارہ ہزار گھنٹے سے زائد جہاز اڑانے کا تجربہ رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ فارق عبدالحمید بطور معاون پائلٹ کے تھے۔ اس کمپنی کے ساتھ وہ سات سال سے کام کر رہے تھے اور 2700 گھنٹوں سے زیادہ جہاز اڑانے کا تجربہ رکھتے تھے۔ ان دونوں کے علاوہ جہاز پر کل 227 افراد سوار تھے۔ ان میں 153 چینی 50 ملائیشین 7 انڈونیشین 6 آسٹریلین 5 انڈین 4 فرانسیسی 3 امریکی 2 کنیڈین 2 ایرانی 2 نیوزی لینڈر 2 یوکرینی ایک ڈچ ایک روسی اور ایک تائیوانی تھا۔ فلائٹ 370 نے 12:42 am پر کوالالمپور سے اڑان بھری جسے جلد ہی ایئر ٹریفک کنٹرول نے 18000 فٹ کی بلندی پر جانے کی کلیرئنس دے دی۔ حاصل شدہ آڈیو ریکارڈ کے مطابق فرسٹ آفیسر جہاز کے اڑان بھرنے کے بعد سے ائیر ٹریفک کنٹرول سے مسلسل رابطے میں تھے۔ جہاز سے آخری رابطہ ایک بج کر انیس منٹ پر ہوا۔ جب کوالالمپور کے ریڈار سے جہاز میں کال کر کے کہا گیا

"Malaysian 370 row contact Ho Chi Minh 120 decimal 9 good night."

اس کے جواب میں کیپٹن شاہ نے کہا

"good night Malaysian 370 row"

اس وقت جہاز گلف آف تھائی لینڈ کے اوپر اپنے مقررہ ہوائی راستے پر پرواز کر رہا تھا۔ آخری رابطہ کے محض تین منٹ گزرنے کے بعد فلائٹ 370 اچانک کوالالمپور اور ہو چی من سٹی کے ریڈار سے بیک وقت غائب ہوگئی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جہاز پر موجود ٹرانسپونڈر کام نہیں کر رہے تھے۔ موسم بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس لیے اس بات کا امکان تھا کہ جہاز کے اندر سے ہی کسی نے جہاز کے

ٹرانسپونڈر رز کو خود بند کر دیا ہو۔ اس کے باوجود ملٹری ریڈار جہاز کو ٹریک کر رہے تھے۔ ان کے ڈیٹا کے مطابق جہاز اپنے مقررہ راستے سے اچانک تھوڑا دائیں جانب مڑا لیکن جلد ہی بائیں طرف مڑ گیا اور اسی طرف اڑتے ہوئے ملایا پینسولا کے اوپر سے گزرا (جیسا کہ تصویر میں دیکھا جا سکتا ہے) 1:52 am پر فلائٹ 370 پنا نگ آئی لینڈ پر سے گزری جہاں سے اس نے پھر دائیں جانب مڑتے ہوئے ملاکا کی طرف رخ کیا۔ فلائٹ 370 کی آخری لوکیشن بحر ہند پر 2:22 am پر دیکھی گئی۔ یہاں تک ملائیشیاء کے ملٹری ریڈار کی حد تھی۔ ملٹری ریڈار سے غائب ہونے کے باوجود جہاز ابھی بھی سیٹلائیٹ سے رابطہ میں تھا۔ سیٹلائٹ ڈیٹا کے مطابق اس پوائنٹ سے جہاز ایک بار پھر بائیں جانب مڑا اور تقریبا پانچ گھنٹے سے زائد اسی جانب اڑتا رہا۔ اس تمام دورانیہ میں جہاز کا سیٹلائٹ کمیونیکیشن سسٹم ہر گھنٹہ بعد سیٹلائٹ کمپنی Inmarsat کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کرتا رہا۔ 2:39 am پر کاک پٹ میں پھر ایک بار کال کی گئی۔ گھنٹی بجتی رہی مگر کسی نے بھی جہاز کے اندر سے اس فون کال کا جواب نہیں دیا۔ اس کے چار گھنٹوں بعد 7:13 am پر پھر ایک کال کی گئی لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ 7:24 am پر فلائٹ 370 کو اپنے لینڈ کرنے کے مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ اوپر گزر چکا تھا۔ حکومت ملائیشیا نے فلائٹ 370 کی گمشدگی کا باضابطہ اعلان کر دیا تھا اور اس کی تلاش کے لیے آپریشن شروع ہو چکے تھے۔ سیٹلائٹ ڈیٹا کے مطابق 8:19 am تک فلائٹ 370 محو پرواز تھی۔ سیٹلائٹ کمپنی Inmarsat کے مطابق جہاز سے 8:19 am پر لاگ آن ریکوئسٹ بھیجی گئی۔ اور ایسا تب ہی ہوتا ہے جب جہاز کا سافٹ ویئر ری اسٹارٹ ہو یا کسی وجہ سے جہاز میں Power failure ہو جائے تو دوبارہ آن لائن ہونے پر لاگ ان ریکوئسٹ آتی ہے۔ اس پوائنٹ تک جہاز کو اڑتے ہوئے سات گھنٹے اڑتیس منٹ ہو چکے تھے۔ اس وقت بہت زیادہ امکان تھا کہ جہاز کا ایندھن ختم ہو گیا ہو گا۔ Inmarsat کی جانب سے نو بج کر پندرہ منٹ پر ایک بار پھر جہاز کو ststus request بھیجی گئی لیکن اس کا کوئی جواب فلائٹ 370 کی جانب سے موصول نہیں ہوا۔

ان تمام معلومات کی بناء پر نتیجہ اخذ کیا گیا کہ جہاز 8:19 سے 9:15 کے درمیان بحر الہند میں ایندھن ختم ہونے پر سمندر میں گر گیا ہے۔ لیکن حتمی جگہ کا تعین نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تمام ڈیٹا کو سامنے رکھتے ہوئے اندازہ لگایا گیا کہ فلائٹ 370 آسٹریلیا کے مغرب میں کریش ہوئی ہے جو ہزاروں میل پر مشتمل سمندر میں وسیع علاقہ ہے۔

ہنگامی بنیادوں پر ایشیاء کے جنوب مشرقی سمندر میں جہاز کی تلاش کا کام شروع کیا گیا تھا جسے بعد میں بحر ہند کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ اٹھارہ مارچ سے اٹھائیس اپریل تک 19 بحری جہازوں اور ملٹری کے ہوائی جہازوں نے 345 مشن جہاز کی تلاش کے لیے بھیجے جنہوں نے سمندر میں 4.6 ملین مربع کلومیٹر کا علاقہ چھان مارا۔ یہ رقبہ پورے بھارت سے بھی بڑا ہے لیکن ان کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا۔ آسٹریلیا کے مغربی سمندر کی تہ میں sonar search (آواز کی لہروں کا استعمال) سے بھی تلاش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس سے بھی کوئی سراغ نہ مل سکا۔ جہاز گم ہونے کے ایک سال بعد جولائی 2015 میں Reunion کے ساحل پر جہاز کے پر کا flapper ملا۔ یہ علاقہ تلاش والے علاقہ سے 4000 کلومیٹر دور مغرب کی جانب ہے۔ اس کی جانچ سے واضح ہو گیا کہ یہ فلائٹ 370 کا ہی ہے۔ اس کی مزید جانچ سے یہ بات سامنے آئی کہ جس وقت جہاز کریش ہوا اس وقت flapper کھلے ہوئے نہیں تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ جہاز منہ کے بل سمندر میں گرا۔ اس کے بعد جہاز کا کچھ اور ملبہ مشرقی افریقہ کے ساحلوں سے بھی ملا۔ لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود جب کوئی بھی کوشش بارآور نہ ہوئی تو 17 جنوری 2017 میں جہاز کے گم ہونے کے تین سال بعد تلاش کا کام بند کر دیا گیا۔

سرچ آپریشن میں زیادہ تر ملائیشیا کی حکومت نے حصہ لیا. اس کے علاوہ آسٹریلیا اور چین نے بھی معاونت کی۔ یہ تلاش فضائی تاریخ کی مہنگی ترین تلاش ثابت ہوئی جس پر 155 ملین ڈالر خرچ ہوئے۔

تمام تر تحقیقات سے کسی بھی قسم کی ہائی جیکنگ کے ثبوت نہیں ملے۔ ایک خیال یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ جہاز کو کسی نامعلوم جزیرہ پر اتار لیا گیا ہو لیکن اس کے شواہد بھی نہیں ملے۔ پھر ایک مفروضہ یہ بھی تھا کہ زمین پر موجود سائبر کرائم میں ملوث ہیکروں نے جہاز کے سسٹم کو ہیک کر کے جہاز پر کنٹرول حاصل کر لیا ہو لیکن جہاز ساز کمپنی بوئنگ نے اس مفروضہ کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس طرح پر اسرار گمشدگی کے بعد کئی سازشی نظریات نے بھی جنم لیا جن کے مطابق جہاز کو ایلین نے ہائی جیک کر لیا یا کسی بلیک ہول نے جہاز کو نگل لیا ہے لیکن جہاز کے متعدد پرزے ملنے کے بعد یہ سازشی نظریات بھی دم توڑ گئے۔

جہاز کے تمام مسافروں اور عملے کے اراکین کے لواحقین سے تفتیش کی گئی۔ اس سلسلے میں حکومت ملائیشیا نے 170 انٹرویو کیے۔ لیکن کسی پر معمولی سا شبہ بھی نہ ہوا۔ پولیس نے دونوں پائلٹس کے گھروں کو سیل کیا اور ان کے بینک اکاؤنٹس چیک کیے لیکن انہیں ایسا کچھ بھی نہ ملا جس کی بنیاد پر ان پر شبہ کیا جائے۔ جب جہاز نے بحر الہند کی جانب رخ کیا اور مسلسل پانچ گھنٹے اسی سمت میں پرواز کی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکی تحقیقاتی ادارے نے خیال ظاہر کیا کہ کسی نے جہاز کے اندر سے عمداً آٹو پائلٹ سسٹم کو reprogram کر دیا۔ یہ وہی وقت تھا جب جہاز پہلی بار ریڈار سے غائب ہوا۔ یہ بھی کہا گیا کہ کسی نے جہاز کے transponder عمداً بند کر دیے تھے جن کی وجہ سے جہاز ریڈار سے غائب ہوا۔ لیکن ان تمام مفروضات میں کسی کو بھی شواہد کے ساتھ ثابت نہ کیا جا سکا۔ آسٹریلین سیفٹی بیورو نے تمام تحقیق سے نتیجہ اخذ کیا کہ کسی وجہ سے جہاز کا کیبن decompress ہو گیا اور آکسیجن کی کمی کے باعث تمام مسافر بے ہوش ہو گئے۔ اس خیال کو اس لیے بھی تقویت ملتی ہے کہ جہاز سے بار بار رابطہ کرنے پر فون کی گھنٹی بجنے کے باوجود کسی نے جواب نہیں دیا۔ نیز جہاز کے ٹوٹے ہوئے فلیپر سے پتہ چلتا ہے کہ جہاز کو کریش لینڈ نگ یا گلائیڈ کرانے کی کوشش نہیں کی گئی اور جہاز مسلسل پانچ گھنٹے آٹو پائلٹ پر اڑنے کے بعد بالآخر ایندھن ختم ہونے کے پر سمندر میں گر گیا۔ جہاز کیوں decompress ہوا، جہاز میں power interruption کیوں ہوا، اگر جہاز میں آگ لگی تھی اور پائلٹ نے ایمرجنسی لینڈ نگ کے لیے جہاز کو واپس موڑا تھا تو دو تین بار انہوں نے سمت کیوں بدلی اور مسلسل پانچ گھنٹے بحر الہند کے اوپر کیوں پرواز کرتے رہے۔ بار بار فون کی گھنٹی بجنے کے باوجود جہاز میں سے کسی نے فون کال کا جواب کیوں نہیں دیا. یہ اور ایسے بے شمار سوالات ہیں جن کا جواب آج تک کوئی نہیں دے پایا۔

رپورٹ انصر رضا۔ واقف زندگی۔ نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن

جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر انتظام سیرۃ النبی ﷺ و دیگر تبلیغی سرگرمیاں

یوم تبلیغ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دورانِ سال جاری رہنے والی انفرادی و جماعتی تبلیغی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا ہر سہ ماہی میں قومی سطح پر یوم تبلیغ کا انعقاد کرتی ہے۔ کووڈ 19 کے باعث بھی یہ سرگرمیاں بفضلہ تعالیٰ بند نہیں ہوئیں بلکہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو ایک نئے انداز میں ان سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی توفیق ملی۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام سوشل میڈیا اور ڈاک کے ذریعہ دوست احباب اور ہمسایوں تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

ہمسایوں کو خطوط

احباب جماعت کو یہ تحریک کی گئی کہ رسول کریم ﷺ کے ہمسایوں کے حقوق کے متعلق ارشادات اور اسوہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ہمسایوں کو خطوط لکھ کر ان وبائی حالات میں دعاؤں اور ہمدردی کے جذبات کے ساتھ ساتھ اپنی خدمات پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مہم نہایت کامیاب رہی۔ احباب جماعت نے 8515 خطوط بذریعہ ڈاک اور ذاتی طور پر رابطہ کرتے ہوئے اپنے ہمسایوں کو مختلف ذرائع سے ارسال کئے۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی کثرت سے ایسے خطوط ارسال کئے گئے۔ سال 2020 کے اختتام اور نئے سال 2021 کے آغاز پر نئے سال کی مبارکباد پر مشتمل 31ہزار سے زائد کارڈز ہمسایوں، چرچز اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد کو بھجوائے گئے۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی اس مضمون پر مشتمل پیغامات ارسال کئے گئے۔

پروگرام سیرۃ النبی ﷺ: محمد رسول اللہ ﷺ کی حیرت انگیز داستان

2012 میں جب رسول کریم ﷺ کی ذات بابرکات پر اعتراضات کی اشاعت کی مذموم کوشش کی گئی، نازیبا خاکوں کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں کی دلخراشی کی گئی اس مخالفانہ اور زہریلے پراپیگنڈے پر مبنی تاثر کو زائل کرنے کی غرض سے اس کے ردعمل کے طور پر احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا نے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے اشتراک و تعاون سے رسول کریم ﷺ کی پاک اور مطہر سیرت کو بیان کرنے کے لئے بڑے پیمانے پر ایک پروگرام (Astonishing Story of the Prophet(sa کے نام سے منعقد کرنے کی توفیق و سعادت پائی تھی۔ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچانے کے لئے ٹورانٹو کینیڈا کے سب سے بڑے ہال جو Roy Thomson Hall کے نام سے مشہور ہے یہ پروگرام بہت کامیاب انداز میں منعقد کیا گیا۔ دو ہزار سے زائد غیر احمدی افراد نے اس پروگرام میں شمولیت کی اور بہت مؤثر تعریفی کلمات کے ساتھ اس کاوش کو سراہا اور آئندہ بھی ایسے پروگراموں کے انعقاد کی اہمیت پر زور دیا۔ اس پروگرام سے مزید افراد کے استفادہ کی اور اس کے وسیع تر مثبت اثرات کے پھیلانے کی غرض سے اسی نہج پر یہ پروگرام بڑے پیمانے پر کینیڈا کے دوسرے بڑے بڑے شہروں میں بھی منعقد کئے گئے۔

ایک فقید المثال ”ورچوئل“ پروگرام سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد

حال ہی میں پھر سے ایک اخبار چارلی ہیبڈو (Charlie Hebdo) نے اسلام اور رسول کریم ﷺ کی ذات اور سیرت کو پھر سے تنقید کا نشانہ بنانے کی گستاخانہ جرأت کی۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے چند ماہ قبل سے اپنے پیارے آقا، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، کی راہنمائی میں ایک مرتبہ پھر سے اپنے 1912 میں منعقدہ Astonishing Story of the Prophet کی نہج پر اور اُسی عنوان کے تحت ایک نیا پروگرام منعقد کرنے سے متعلق بھرپور تیاری شروع کردی۔ کووڈ کے نامساعد حالات کے باعث اس مرتبہ اس پروگرام کو ”ورچوئل“ انداز میں پیش کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس انداز کا ایک خاص فائدہ یہ بھی ہوا کہ اس پروگرام کو بین الاقوامی اہمیت حاصل ہوئی یوں 40 سے زائد ممالک یعنی کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، بھارت، جرمنی، پاکستان، آسٹریلیا، ملائشیا، اسرائیل، سویڈن و دیگر میں اسے براہ راست بھی دیکھا گیا اور سوشل میڈیا پر اس کی ریکارڈنگ کو بھی ابھی تک مختلف اقوام دیکھ رہی ہیں۔ اس دفعہ بھی مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کی راہنمائی میں یہ پروگرام منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ تمام مراحل کی تکمیل کے بعد YouTube کے ذریعے جماعت احمدیہ کینیڈا کو جنوری 30 کو ٹورانٹو وقت کے مطابق شام 6 بجے یہ پروگرام انتہائی موثر اور کامیاب انداز میں نشر کرپانے کی توفیق پائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کووڈ کے نامساعد حالات میں پروگرام کی تیاری

Covid-19 اور اس تعلق میں حکومتی پابندیوں کے باعث اس پروگرام کی تیاری وغیرہ کے سلسلہ میں بعض انتہائی مشکل حالات کا سامنا ہوا۔ اشاعت وتشہیر کے مسائل بھی درپیش ہوئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل پروگرام ہر پہلو سے بفضلہ تعالیٰ بروقت تکمیل پایا اور آن لائن نشریات میں بھی کسی تکنیکی مشکل کا سامنا نہیں ہوا، الحمد للہ۔

پروگرام کی پبلسٹی

کووڈ 19 کی پریشان کن صورتحال کے پیش نظر خدام الاحمدیہ کی پبلسٹی ٹیم کو غیر معمولی محنت اور باریک بینی کے ساتھ اس پروگرام کی پبلسٹی کے لئے کام کرنا پڑا۔ مختلف ذرائع سے استفادہ کرنے کے بارہ میں منصوبہ بندی کی گئی۔ مکرم امیر صاحب کینیڈا کی ہدایت کے مطابق تمام ممبران جماعت کو تحریک کی گئی کہ وہ اپنے تبلیغی روابط کو اس پروگرام میں شمولیت کی غرض سے دعوت دیں۔ تمام ذیلی تنظیموں (خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ) کا خصوصی تعاون دیکھنے کو ملا۔ یوں تمام ذیلی تنظیموں نے بھی اس پروگرام کی بھرپور پبلسٹی کی اور اس پیغام کو ہر ممبر تک پہنچانے میں مکمل تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

سوشل میڈیا پبلسٹی کا دوسرا بڑا ذریعہ تھا۔ چونکہ یہ پروگرام آن لائن نشر ہونا تھا اس لئے اس کے لئے تمام اہم سماجی ذرائع استعمال کئے گئے۔ ہر سماجی ذریعہ کے لئے الگ الگ ٹیم بنائی گئی۔ مختلف تاریخوں میں ٹوئٹر کے تین Trends کے لئے بھرپور کوشش کی گئی اور اس میں تمام ممبران جماعت کو hashtags کے بارے میں مکمل آگاہی دیتے ہوئے شامل ہونے کی تحریک کی گئی جس کے نتیجہ میں 153,000 سے زائد روابط ہوئے۔

اس کے ساتھ ساتھ YouTube, Google اور دوسرے سوشل میڈیا ز پر اشتہارات اور ریڈیو اشتہارات کے ذریعے بھی اس پروگرام کی تشہیر کی گئی۔ اسی طرح سکول بورڈز، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور چرچز وغیرہ سے بھی رابطہ کے ساتھ ساتھ Steven Leece, Deb Shulette, Majid Jowhari، سمیت بہت سے دیگر اہم سیاستدانوں اور اخبارات وغیرہ سے بھی رابطہ کیا گیا۔ جنوبی امریکہ کے ممالک Cayman Island, Paraguay, Uruguay and Honduras میں بھی اس کی تشہیر پر انتہائی محنت سے کام کیا گیا۔ بعض مقامات جہاں پہلے مخالفت کا سامنا تھا وہاں سے بھی کئی افراد نے اس پروگرام کو دیکھا اور اپنے مثبت تاثرات جماعت احمدیہ کو ارسال کئے۔

چند شاملین کے مثبت تاثرات

”بہت عمدہ پروگرام تھا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں نے اپنی شام کے دو گھنٹے اس پروگرام کو دیئے۔ میں بتا نہیں سکتا کہ اس پروگرام نے کس قدر مجھے متاثر کیا ہے۔ میں آپ لوگوں کا اس کے لئے شکرگزار ہوں۔“

”اس ڈاکومنٹری کے دیکھنے کے بعد میں محمد (ﷺ) کے متعلق مزید جاننا چاہتا ہوں۔“

”میں ایک سکول میں اسلامی تعلیمات کا استاد ہوں اور چاہتا ہوں کہ مجھے بھی کتاب بھیجی جائے تا کہ میں اس کو مزید سمجھ سکوں اور سمجھا سکوں۔“

”برائے مہربانی مجھے دو کتب ارسال کریں میں انہیں ہمیشہ اپنے پاس ایک خزانہ کے طور پر رکھوں گی۔“

وسیع پیمانے پر مہمانوں کی رجسٹریشن

خدا تعالیٰ کے فضل اور تمام ذرائع ابلاغ کے استعمال کے نتیجہ میں اس پروگرام کے لئے 7,959 احمدی ممبران اور غیر احمدی افراد نے خود کو رجسٹر کیا۔ اس طرح صرف ماہ جنوری میں اس کی ویب سائٹ پر 41,000 سے زائد افراد نے وزٹ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب تک اس پروگرام کو تقریباً 51,000 سے زائد افراد دیکھ چکے ہیں اور یہ تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

تاثرات

بفضلہ تعالیٰ کینیڈا بھر سے ممبران جماعت اور غیر احمدی احباب سے مسلسل بہت زیادہ مثبت تاثرات مل رہے ہیں۔ بالخصوص نوجوان نسل کے افراد کے حوالے سے انتہائی خوشکن اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ انہوں نے اس پروگرام کو بڑے انہماک سے آخر تک دیکھا۔ نوجوان نسل کے والدین کی طرف سے بھی اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح کے لئے اس طرح کے پروگرام منعقد ہوتے رہنے چاہئیں یوں

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

انہیں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے بھی آگاہی ملتی رہے گی۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور ہمارے پیارے آقا، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے نتیجہ میں اس پروگرام کو خدا تعالیٰ نے خصوصی کامیابی سے نوازا۔

احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف

اس پروگرام کے آخر پر جماعت کی مختصر تاریخ اور اس کا تعارف بھی پیش کیا گیا اور بفضلہٖ تعالیٰ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ اب یہ جماعت پوری دنیا میں پھیل کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پھیلا رہی ہے۔

کتاب لائف آف محمد کی مفت ترسیل

اس پروگرام کے شاملین کو یہ پیشکش کی گئی کہ جو افراد رسول کریم ﷺ کی پاک اور مطہر سیرت سے متعلق مزید علم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں تو وہ (Life of Muhammad sa) کتاب مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اب تک 860 کے قریب افراد نے اس کتاب کے حصول کی خواہش کا اظہار کیا ہے الحمد للہ۔ ان شاء اللہ انہیں یہ کتاب بہت جلد ارسال کر دی جائے گی۔

تائید الٰہی کا عظیم نشان

ایسے نامساعد حالات میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قدر کامیاب انداز میں پروگرام کے انعقاد کی توفیق پانا یقیناً تسکین قلب کا باعث ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ اپنی تائید ونصرت کی ہوائیں چلاتا چلا جائے اور ہمیں دین کی نصرت کے دن جلد جلد دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ذالک فضل اللّٰہ یُؤتیہ من یشاء۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج کی دعا

وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

(سورۃ الاحقاف:16)

ترجمہ: میرے لئے میری ذرّیت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

صالح اور فرمانبردار اولاد کے حصول کے لئے قرآن کریم میں مذکور یہ بہت ہی پیاری دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بھی دعا سکھائی کہ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

(سورۃ الاحقاف:16)

کہ میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً مَیں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بلا شبہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہاں اولاد کی اصلاح کرنے کی دعا کی ہے تو ساتھ اس بات کا بھی اقرار کیا ہے کہ میں تیری طرف رجوع کرنے والوں اور فرمانبرداروں میں سے بنوں یا ہوں۔ پس اولاد کے لئے جب دعا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ضروری ہے تبھی دعا قبول ہوتی ہے۔ پس ماں کی بھی اور باپ کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی اصلاح کے لئے، ان کی تربیت کے لئے مستقل اللہ تعالیٰ سے اپنی اولاد کی بہتری کے لئے دعا مانگتے رہیں اور اپنے نمونے اولاد کے لئے قائم کریں۔ اگر اپنے نمونے اس تعلیم کے خلاف ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے، اگر اپنے نمونے اس نصیحت کے خلاف ہیں جو ماں باپ بچوں کو کرتے ہیں تو پھر اصلاح کی دعا میں نیک نیتی بھی نہیں ہوتی۔ اور جب اس طرح کا عمل نہ ہو تو پھر یہ شکوہ بھی غلط ہے کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعا کی تھی لیکن پھر بھی وہ بگڑ گئی یا ہمیں ابتلاء میں ڈال دیا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 14 جولائی 2017ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ اولاد کے حق میں دعائیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا! بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ
نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا، الم کا، بے بسی کا
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تو نے پہلے سے سنادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

مرسلہ: مریم رحمٰن

کعبہ پر پہلی نظر

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

میں نے جب حج کیا تو حج کے موقع پر بعض احادیث اور بزرگوں کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب پہلی دفعہ خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت انسان جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ میں جب حج کے لئے روانہ ہوا تو حضرت خلیفہ اولؓ نے مجھے یہ بات بتائی اور فرمایا اس کا خیال رکھنا۔ جب میں وہاں پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا تو میں نے یہی دعا کی کہ الٰہی! میری دعا تو یہ ہے کہ مجھے تو مل جائے اور جب بھی میں تجھ سے دعا کروں تو تو اسے قبول فرمالیا کر۔ مجھے جہاں تک خیال پڑتا ہے ’حضرت خلیفہ اولؓ‘ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ تو اہم موقعوں کو معمولی دعاؤں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقاصد اپنے دل میں رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہم پر نازل ہوں۔ اور نہ صرف ہم پر بلکہ ہماری اولادوں پر بھی نازل ہوں۔

(خطبات محمود جلد 15 ص533)

13 مارچ 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	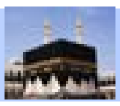	05:15	18:29
مدینہ منورہ	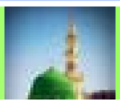	05:15	18:30
قادیان	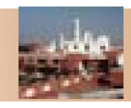	05:20	18:35
ربوہ		05:00	18:15
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:52	18:05